سوال

(110)خبر واحد کے ساتھ قرآن مجید کی تخصیص

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا خبر واحد کے ساتھ قرآنِ مجید کے عام حکم کی تخصیص جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خبر واحد، صحیح کے ساتھ قرآن مجید کے عام حکم کی تخصیص کرنا، جائز بلکہ ضروری ہے۔

مثلاً عام حکم ہے: حرمت علیکم المیتة تم پر، مردار حرام کیا گیا ہے۔ (المائدہ: ۳)

جبکہ خاص حکم ہے:

«میتة البحر حلال» سمندر کا مردار (مچھلی وغیرہ) حلال ہے۔ (المستدرک ۱/۱۴۳ ح ۵۰۱ وسندہ حسن)

اس خاص حکم نے عام حکم کی تخصیص کر دی لہٰذا مردار حرام ہے سوائے مچھلی (وغیرہ) کے۔

قرآن مجید کی تخصیص، خبر واحد کے ساتھ کرنا صحابۂ کرام، تابعین عظام اور جمہور امت کا مسلک ہے (اور روایت ہے کہ) ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد) بھی اس کے قائل ہیں۔

''واما بالخبر الواحد فقال بجوازہ الائمة الاربعة'' اور (رہی بات) خبر واحد کے ساتھ (قرآن کی تخصیص) تو ائمہ اربعہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ (منتہی الوصول لابن الحاجب ص ۳۲۰ غیث الغمام لعبد الحیٔ اللکنوی ص ۲۷۷، الاحکام للآمدی ج ۲ ص ۳۴۷، اجابة السائل شرح بغیة الآمل للصنعانی ص ۳۲۹)

شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس القرافی (متوفی ۶۸۴ھ) نے بھی اسے امام ابو حنیفہ، امام شافعی وغیرہما کا مسلک قرار دیا ہے۔ (شرح تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول ص ۲۰۸)

عیسی بن ابان یا بعض متاخرین حنفیہ واہل کلام کا خبر واحد کو ظنی کہہ کر تخصیص عموم القرآن نہ کرنا ائمہ اربعہ کے بھی خلاف ہے اور ادلہ صحیحہ کے بھی لہٰذا یہ مردود ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص289

محدث فتویٰ